www.KitaboSunnat.com

محمد عطاء اللہ صدیقی

عاصمہ جہانگیر کی طرف سے اسلامی شعائر کی تضحیک

اسلامی شعائر اور معروفات کی پاسداری مسلمانوں میں اسلام سے محبت اور قلبی وابستگی میں اضافہ کرتی ہے۔ اسی لیے اسلام دشمن قوتوں کے مذموم پراپیگنڈہ کا یہ مؤثر ہتھیار رہا ہے کہ وہ اسلامی شعائر کی تضحیک و تحقیر کے گھناؤنے فعل کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ داڑھی رکھنا اسلامی شعائر میں داخل ہے، باریش مسلمانوں کو جس استہزاء اور رکیک حملوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ پردہ اسلامی حکم کے ساتھ ساتھ اسلامی شعائر کا حصہ بھی ہے۔ اس کے متعلق جس طرح لادین اور اسلام دشمن عناصر ہرزہ سرائی کرتے ہیں وہ اس مذموم پراپیگنڈہ مہم کا حصہ ہے...... وعلیٰ ہذا القیاس

عاصمہ جہانگیر جو تحریک آوارگی کی سرغنہ ہے اور جو انسانی حقوق کے نام پر اسلامی تعلیمات، سماجی اقدار اور اخلاقی قدروں کو پامال کرنے اور پاکستان کے خاندانی نظام کو تباہ کرنے کی سازش میں سرگرداں ہے، اس کے متعلق یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ اس نے ایک جوڑے کا نکاح خود پڑھایا ہے۔ نکاح ہمارے نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اور نکاح پڑھانا اسلامی معروفات میں شامل ہے۔ بے حد تعجب کا مقام ہے کہ عاصمہ جہانگیر جیسی گستاخِ رسول عورت جو بے حد دریدہ دہنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قانونِ توہین رسالت کو "فتنہ" کہنے کی جسارت کی مرتکب ہو چکی ہو اور جو توہین رسالت کے مرتکب بدبخت افراد کے دفاع کو انسانی حقوق کے ایجنڈے کی ترجیح اول سمجھتی ہو، اس کی طرف سے نکاح پڑھانا اسلامی شعائر کے مذاق اڑانے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اخباری رپورٹ کے مطابق اس نام نہاد تقریب نکاح کی بلجیم کے انسانی حقوق کمیشن کی ٹیم نے ویڈیو فلم بنائی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عاصمہ حسبِ معمول اس نکاح خوانی کی کاروائی کو یورپ میں سستی شہرت کے حصول اور اسلام کے خلاف مذموم پراپیگنڈہ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرے گی۔

گذشتہ چند برسوں میں عاصمہ جہانگیر کی اسلام مخالف اور وطن دشمن سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا کہ وہ پاکستان میں مغربی صیہونی لابی کے تنخواہ دار ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہے۔ حال ہی میں بلجیم کے انسانی حقوق کمیشن نے عاصمہ جہانگیر کو انہی "خدمات" کے اعتراف کے طور پر ایوارڈ سے نوازا ہے۔ جب کہ گذشتہ سالوں میں وہ مغرب ریورپ سے بھی متعدد بار داد و تعریف وصول کر چکی ہے۔ اپنے آقاؤں کی تازہ ترین نوازشات کا حق نمک ادا کرنے کے لیے اس نے اس طرح کی گھٹیا تشہیر بازی کا سہارا لیا ہے۔

عاصمہ جہانگیر کو نکاح خوانی کے منصب پر متمکن ہونے سے پہلے ذرا اپنے "بندِ قبا" اور دامن پر نگاہ ضرور ڈالنی چاہیے تھی۔ اگر اس کے ضمیر کا آئینہ مکمل طور پر سنگِ خارا کی شکل اختیار نہیں کر چکا، تو اسے اپنے کرتوتوں کی ظلمت مآب جھلک کا مشاہدہ کرنے میں دقت پیش نہ آتی۔ معلوم ہوتا ہے، اس کا ضمیر اِس قدر مردہ ہو چکا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اسے احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جس حرکت کا ارتکاب کر رہی ہے، وہ اِس کے سیاہ کارناموں میں مزید اضافہ کا باعث بنے گی۔ فارسی کا مقولہ ہے جو غالباً ایک حدیثِ مبارکہ سے ماخوذ ہے۔ یعنی "بے حیا باش وہرچہ خواہی کن" یعنی بے حیا بن جا، اس کے بعد جو جی میں آئے کر۔ عاصمہ جہانگیر حیا باختگی کی اس منزل کو چھو چکی ہے کہ جہاں حیا اور بے شرمی میں حدِ فاصل قائم نہیں رہتی۔ ایک عورت جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتی ہو لیکن ایک قادیانی مرد کی بیوی ہونے پر علی الاعلان احساسِ تفاخر کا اظہار بھی کرتی ہو اور علماء کی طرف سے جس کے خلاف حدود آرڈیننس کے تحت زنا کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہو، اور اس کے مقدمہ کے دائر کرنے کے لئے ہائیکورٹ میں رِٹ بھی دائر کی گئی ہو، وہ اپنے آپ کو اِس قابل سمجھے کہ نکاح خوانی کا مقدس فریضہ انجام دے سکتی ہے، اس کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے..... بقولِ غالب

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

سگمنڈ فرائیڈ جس نے "جنس" کو انسان کی شعوری اور لاشعوری کاروائیوں کا مرکزی نقطہ قرار دیتے ہوئے آزادانہ ہوس ناکی کو سندِ جواز عطا کیا تھا اور جس کی تعلیمات یورپ میں جنسی انقلاب برپا کرنے کا باعث بنی ہیں، وہ تحریکِ آزادیٔ نسواں کی علمبردار عورتوں کا تحلیل نفسی کرتے ہوئے نتیجہ اَخذ کرتا ہے کہ......

"وہ نفسیاتی اور اَعصابی امراض کا شکار ہیں، مردوں سے ہر اعتبار سے برابری کا جنون Nuorosis یعنی اعصاب زدگی کا نتیجہ ہے۔"

عاصمہ جہانگیر اعصابی انتشار کے مرض کا شکار ہے۔ اسے ہر شعبہ میں مردوں کی برابری کا جنون لاحق ہے چودہ سو برس کی اسلامی تاریخ میں کسی ایک مسلم عورت کے متعلق یہ ثابت نہیں ہے کہ اس نے نکاح کی تقریب میں وَلی یا نکاح خواں کے فرائض سرانجام دیئے ہوں۔ حتیٰ کہ حضرت عائشہ جو اُمہات المومنین میں علم وفضل کے اعتبار سے بھی ممتاز تھیں اور جن سے سینکڑوں احادیث مروی ہیں، وہ بھی اپنے عزیزوں کے رشتہ ناطہ طے کرنے کے بعد نکاح ہمیشہ مردوں سے پڑھاتی تھیں۔ (دار قطنی، تفسیر قرطبی) آج کے دور میں شریعت بیزار نیم قانون دان عورت نکاح خوانی پر اتر آئے تو اسے قربِ قیامت کی نشانی سمجھا جانا چاہیے۔

عاصمہ جہانگیر کی اس بددماغی اور گمراہی کو تقویت دینے میں ہمارے اخبارات کا بھی خاصا حصہ ہے۔ بعض سیکولر صحافی تو عاصمہ جہانگیر کی سرگرمیوں کی تشہیر میں بے حد فعال کردار ادا کرتے رہے ہیں، وہ اس کی زبان سے نکلا ہوا ناہنجار لفظ شائع بھی کرتے ہیں گویا اخبار کے قارئین اس کے متعلق لاعلم رہ کر جاہل رہیں گے۔ عاصمہ جہانگیر کی نکاح خوانی کی حرکت کی مذمت کی بجائے بعض اخبارات نے اس کی تائید میں توڑ موڑ کر ایسے بیانات شائع کیے ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ یہ نہایت قابل تعریف اقدام ہے، عاصمہ جہانگیر کی ہر بے ہودگی اور واہیات حرکت کی تائید میں قانونی جواز ڈھونڈ نکالنا ہی اگر حریت فکر ہے تو یہ حریتِ فکر بقولِ اقبالؒ ابلیس کی ایجاد ہے۔ ہمارے بعض قانون دانوں نے بھی رائے ظاہر کی ہے کہ عورت کے نکاح پڑھانے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ وہ اس طرح کی قانونی موشگافیاں کرتے ہوئے مجرد قانونی تصور ذہن میں رکھتے ہیں، اس رائے کے مہلک مضمرات کو نظرانداز کردیتے ہیں۔ اس سازش کا اِدراک نہیں کرتے یا وہ اس

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سازش میں شامل ہوتے ہیں جو ہمارے خاندانی نظام کی تباہی کے لیے مغرب کی سرپرستی میں کی جارہی ہے۔ اسلامی شعائر اور معروفات کو نظر انداز کرتے ہوئے اگر ان مجرد قانونی نکتہ آفرینیوں پر ہی انحصار کیا جائے تو اس کا نتیجہ ایک عظیم گمراہی کے سوا اور کیا نکلے گا۔ لڑکے لڑکیاں آزادانہ عشق بازی کے بعد عاصمہ جہانگیر جیسی عورت سے نکاح پڑھوانا شروع ہو جائیں گے۔ والدین، عزیز و اقارب کی موجودگی اور دیگر اسلامی شعائر کی تو شادی بیاہ میں اہمیت وضرورت ہی ختم ہو جائے گی۔ اس طرح کی فکری ظلمتیں کسی ایک سطح پر نہیں رکتیں۔ جب ایک اسلامی حکم کو تاراج کیا جاتا ہے، تو دیگر احکامات کا احترام بھی ممکن نہیں رہتا۔ آج عورت کے نکاح پڑھانے کو "درست" کہا جا رہا ہے، کل کلاں یورپ کی پیروی میں نکاح کے بغیر "میاں بیوی" کے طور پر رہنے میں بھی کوئی قانونی حرج نظر نہیں آئے گا۔

عاصمہ جہانگیر کی فکر سے متفق ایک قانون دان سید افضل حیدر نے تو روزنامہ "جنگ" کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے پہلے ہی اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔ موصوف کے بقول "عورت تو کیا اپنا نکاح دولہا یا دلہن خود بھی پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ مسلمان اللہ کا نام لے کر خود کو ایک دوسرے پر حلال قرار دے رہے ہیں۔ ہم نے اپنی زندگی میں مولوی کے کردار کو اتنا ضروری کیوں بنالیا ہے" (۹/اپریل ۹۹ء)

معلوم نہیں اس گمراہ کن رائے کے پیچھے اِن جدید مفتی صاحب کے پاس قرآن و سنت سے کون سی دلیل ہے۔ وہ گویا یہ بتانا چاہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ، خلفائے راشدین اور مسلمان علماء و فقہاء کے ذہن میں یہ نکتہ کبھی نہ آسکا (نعوذ باللہ) کہ اللہ کا نام لے کر ایک لڑکا اور ایک لڑکی خود کو ایک دوسرے پر حلال کر سکتے ہیں۔ مولوی کی ضرورت کا انکار کرتے کرتے یہ صاحب نکاح خواں اور والدین کی ضرورت کا بھی قطعاً انکار کر لیتے ہیں۔ یہی وہ تجدد ہے جو قرآن و سنت کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ کل کو یہی مجدد صاحب یہ بھی رائے دے سکتے ہیں کہ نکاح کے الفاظ بولنے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال خوب جانتا ہے۔ سید افضل حیدر پوری اسلامی تاریخ میں کسی ایک بھی واقعہ کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ جس میں ایک دولہا اور دلہن نے اپنا نکاح خود پڑھالیا ہو؟ اگر نہیں تو پھر اسلامی شریعت کو اس طرح بازیچۂ اطفال بنانے کا انہیں حق کس نے دیا ہے؟ اسلامی قانون کی اس طرح تعبیر کرنے کے وہ اپنے آپ کو اہل کیسے سمجھتے ہیں؟ کیا وہ اینگلو سیکسن قانون اور فقہ اسلامی میں اُصولی طور پر کوئی فرق نہیں سمجھتے؟ اسلامی شریعت سے اس طرح کے سنگین مذاق کی "لبرٹی" پاکستان میں ہی لی جاسکتی ہے، کسی صحیح معنوں میں اسلامی ریاست میں نہیں۔ ان جیسے اَحباب نے اگر اپنی روشن خیالی" اور ترقی پسندی کا اسلامی شریعت کو تختۂ مشق بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے تو انہیں ذہن میں رکھنا چاہئے پاکستان کے مسلمان قرآن وسنت سے متصادم ان کی اس روشن خیالی کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہیں۔ ان جیسے حضرات سے ہم یہی گذارش کریں گے کہ وہ اپنے ذاتی اور شخصی ارتداد کو اسلام کی تعبیر کے طور پر پیش کرنے کی جسارت کا ارتکاب کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث نہ بنیں۔

مذکورہ نکاح خوانی کے واقعہ کے بارے میں یہ صراحت موجود نہیں ہے کہ وہ جوڑا قادیانی تھا یا مسلمان۔ وہ قادیانی نہ بھی ہوں تو ان کی "مسلمانی" کی سطح کے بارے میں رائے قائم کرنا دشوار نہیں ہے۔ عاصمہ جہانگیر کی طرف سے بھی یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ اس نے یہ نکاح اسلامی فقہ، قادیانی قواعد یا اینگلو سیکسن قانون کے تحت پڑھایا ہے۔ اگر بالفرض وہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے اسلامی شریعت کے تحت یہ نکاح پڑھایا ہے جس میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کو نکاح پڑھانے سے منع نہیں کیا گیا، اسلامی شریعت سے وہ اگر اس درجہ مخلص ہیں تو اسی شریعت کے مطابق ایک مسلمان عورت کا ایک قادیانی مرد سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ کیا وہ بتانا پسند کریں گی کہ وہ کس شریعت کی روشنی میں جہانگیر صاحب کی زوجہ کی حیثیت سے رہ رہی ہیں۔

مسلمان فقہا تو اس طرح کے تعلقات کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ اس نے ہمیشہ اپنے اہل سنت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اہل سنت کے عقائد کی اس سنگین خلاف ورزی کے باوجود وہ اپنے اس دعویٰ میں کہاں تک سچی ہے؟ اسے اب اس منافقت سے باہر نکلنا پڑے گا یا تو اعتراف کرلے کہ وہ قادیانی ہے، تو پھر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے، لیکن اگر وہ اپنے مسلمان کہلانے پر ہی مصر ہے، تو پھر اسے توبہ کرکے تجدید نکاح کرنی چاہیے اور کسی مسلمان کے ساتھ نکاح کرنا چاہیے۔ عاصمہ جہانگیر اپنے آپ کو ایک عالمی شخصیت سمجھتی ہیں لیکن اس کی شخصیت کا یہ دوغلا پن اور ابہام بے حد تعجب انگیز بلکہ فریب انگیز ہے۔

نکاح پڑھانے کے متعلق سارے مردوں کو بھی اہل نہیں سمجھا جاتا، اس معاملے میں دین سے واقفیت فرائض دین کی بجا آوری اور اخلاق و تدین کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ عاصمہ جہانگیر کا تعلق ایک کروڑ پتی گھرانے سے ہے۔ کیا وہ بتا سکتی ہے کہ انہوں نے آج تک توفیق کے باوجود حج کا فریضہ ادا کیوں نہیں کیا؟ کیا وہ سالانہ زکوٰۃ ادا کرتی ہے۔ کیا وہ عام طور پر نمازوں کا اہتمام کرتی ہے؟ دیگر اسلامی تعلیمات اور شعائر کی پاسداری میں اس کا رویہ کیا ہے؟ اگر وہ باقی معاملات میں سیکولر رویہ رکھتی ہیں تو نکاح خوانی کا شوق ان کے ذہن میں کیونکر سمایا۔ کیا اس طرح کی نکاح خوانی، خاندانی نظام کی تباہی پر منتج نہیں ہوگی؟ کیا اس طرح وہ بالواسطہ اپنے اس ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہی ہیں جس کا ہدف پاکستان کے خاندانی نظام کو مغرب کے معیارات کے مطابق ڈھالنا ہے۔ آخر وہ اہل پاکستان کو کب تک فریب دیتی رہے گی؟...... انہی محترمہ کے بارے میں یہ خبر بھی گرم ہوئی کہ سمعیہ عمران نامی قتل ہونے والی عورت کا جنازہ پڑھانے کا سودا بھی ان کے سر میں سمایا جس میں مرد حضرات کی بہت بڑی تعداد کا ان کی اقتدا میں عین مال روڈ پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا پروگرام بھی تھا۔ وہ تو بھلا ہو اس قوم کی غیرت وحمیت کا کہ چند دیدہ وبینا لوگوں نے عین موقعہ پر اس استہزاءِ دین پر عوام کے ممکنہ اشتعال آمیز ردّعمل سے خوف دلا کر عاصمہ کو اپنے ارادے سے باز رہنے کا مشورہ دیا، ورنہ اس دن یہ تاریخ ساز واقعہ بھی عاصمہ کے نامہ اعمال میں شامل ہو جاتا۔

اگر ابھی تک وہ یہ سوچتی ہے کہ اس کے اصل ارادوں کا کسی کو علم نہیں ہے، تو یہ محض اس کی خود فریبی ہے۔ اس کی مذموم سازش اب طشت از بام ہوگئی ہے۔ انسانی حقوق اور عورتوں کے حقوق کے نام پر وہ اسلام اور پاکستان کے خلاف منفی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف جلوس نکالنے کا آخر مقصد کیا تھا؟ جان جوزف کی خودکشی کو بہانہ بنا کر پاکستان میں مسلم رمسیحی فسادات برپا کرنا بھی اس سازش کا حصہ تھا۔ صائمہ کیس کو قومی اور بین الاقوامی میڈیا میں تشہیر دینا بھی اسی ایجنڈے کی پیروی کا شاخسانہ تھا۔ ابھی حال ہی میں امریکہ اور برطانیہ میں پاکستان کے بارے میں فلم کا دکھایا جانا بھی پاکستان کے خلاف شر انگیزی کی مہم کا حصہ ہے

حکومت پنجاب کے ایک وزیر NGOs کی پاکستان دشمن سرگرمیوں کی نشاندہی کر چکے ہیں۔ ۹ ؍اپریل کو یہ خبر شائع ہوئی کہ پاکستان میں ۳۰۰ NGOs پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ عاصمہ جہانگیر کی زیر سرپرستی کام کرنے والی NGOs کے بارے میں بھی تحقیقات کرے جس کی وطن دشمنی کے متعلق بہت کم لوگوں کو شبہ ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ عاصمہ جہانگیر کی سرگرمیوں پر گرفت کی جائے ورنہ فتنہ کنٹرول سے باہر ہو جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ